حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ

1914-1965

Newsletter

Jan-Feb 2022

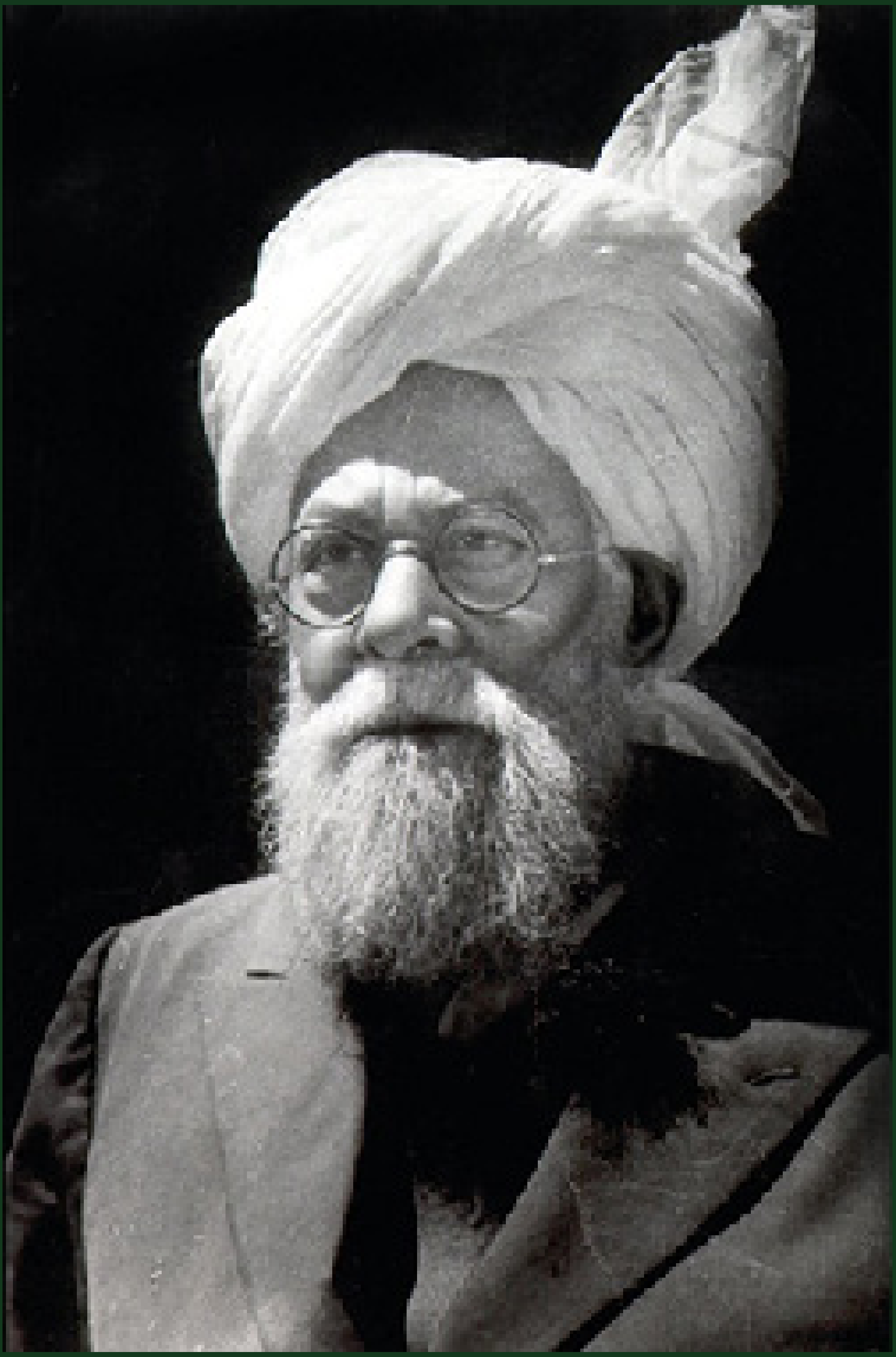

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Volume 6 - Issue 1

القرآن

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢٢﴾

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کی بدولت اُن کی پیروی کی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی ملا دیں گے جبکہ ان کے عمل میں سے انہیں کچھ بھی کم نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کمائے ہوئے کا رہین ہے۔

{سُورَۃُ الطُّورِ آیت 22}

And those who believe and whose children follow them in faith — with them shall We join their children. And We will not diminish anything from the reward of their works. Every man stands pledged for what he has earned.

{At-Tur, chapter 52, verse 22}

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ

”اپنے بچوں سے عزت سے پیش آؤ
اور ان کی اچھی تربیت کرو۔“

(ابن ماجہ ابواب الادب باب بر الوالد بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 416 ایڈیشن 2003ء)

Respect your children”
“and give them good training

☆...☆...☆

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

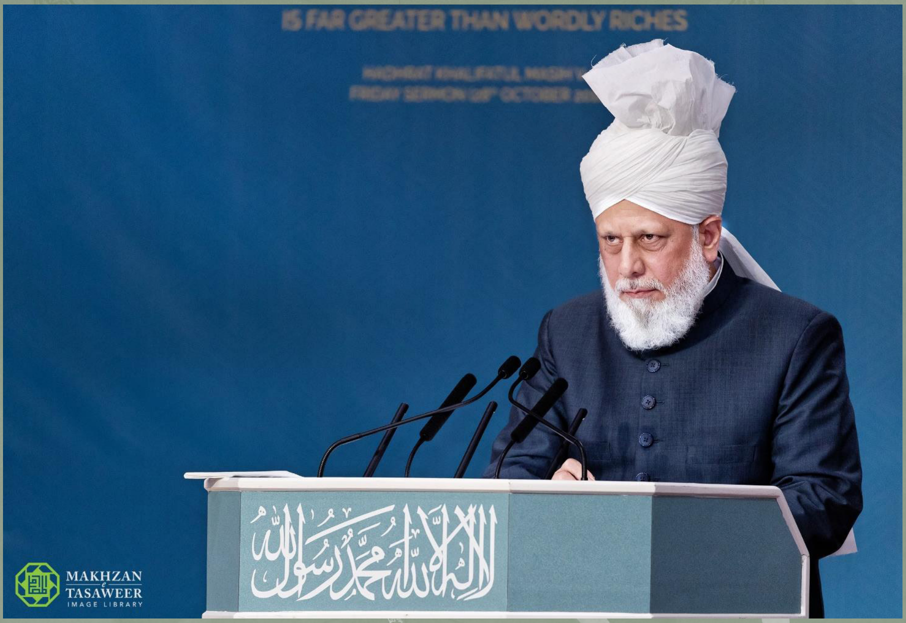

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ جولائی ۲۰۱۷ء کے خطبہ جمعہ میں تربیتِ اولاد کے حوالے سے والدین کو خصوصاً دعاؤں اور اُن کی دیگر ذمہ داریوں کی طرف بڑی تفصیل سے توجہ دلائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے بشرطیکہ مسلمان اِس طرف توجہ دیتے ہوئے اِس پر عمل کرنے والے ہوں کہ قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دَوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اُس کے لیے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اور اِس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجنے والے بن سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2017ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 28 جولائی 2017ء صفحہ 25)

پیشگوئی مصلح موعود۔ایک عظیم الشان خدائی نشان

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔

اور تو کبھی بھی اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔

(الاحزاب:63)

خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ جب بھی دنیا میں ظلمت چھائی اس نے اس کو دُور کرنے کے لیے نور کا ظہور فرمایا۔ اس دَور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ان وعدوں کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور پھر اپنے اس مرسل کے ذریعہ اسلام کی مدد فرمائی اور بے شمار نشانات اور وعدوں سے نوازا جو اپنے اپنے وقت پر پوری شان سے پورے ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ انہیں عظیم الشان نشانات میں ایک پیشگوئی مصلح موعود ہے۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی ذات میں بھی ایک زبردست آسمانی نشان اور صداقت کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ عظیم پیشگوئی آپؑ کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کے بابرکت وجود کے ذریعہ لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(درثمین)

پیشگوئی کے الہامی الفاظ

پہلی پیشگوئی

بِاِلْھَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں وہ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے

ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عَنْمُوَاِیْل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

پھر خدائے کریم جَلَّ شَانُہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ

سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک

شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان

وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 100 تا 103)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔
"قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں

اس پُرشوکت پیشگوئی میں ایک عظیم الشان بیٹے کی ولادت کی خبر دی گئی تھی یہ کوئی عام اولاد کا وعدہ نہیں تھا بلکہ اس میں خدائے بزرگ وبرتر نے موعود بیٹے کی خبر دی تھی جو اس کے روحانی کمالات کی نظیر و مثیل ہو گا۔جس نے تمام احیائے عالم میں اپنی زندگی میں ہی نہیں بلکہ رہتی دنیا تک ایک بلند نام اور وسعت پذیر کام اپنے پیچھے چھوڑنے تھے۔جس نے دین حق کی بنیادی تعلیمات کو زمین کے کناروں تک پہنچانا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں... تم مت سمجھو کہ میں اِس وقت بول رہا ہوں۔اِس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا جو شخص میرے مقابلے میں کھڑا ہو گا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رُسوا کیا جائے گا، وہ تباہ و برباد کیا جائے گا مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اُس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشّان بنیاد قائم کردے گا۔ میں ایک انسان ہوں میں آج

بھی مَر سکتا ہوں اور کل بھی مَر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ میں اِس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔"

حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنی عربی تصنیفِ لطیف ''سر الخلافہ'' میں فرماتے ہیں:۔

''اور میں تیرے سامنے ایک عجیب و غریب قصہ اور حکایت بیان کرتا ہوں کہ میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خواری میں ہی وفات دے دی.... تب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ ہم اسے از راہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔

> **میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خواری میں ہی وفات دے دی۔ تب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ ہم اسے از راہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔**

ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آ گیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں آپ سے نہایت محبت کے ساتھ ملوں گا اور جلد جدا نہ ہوں گا۔ اس الہام و رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا تب میں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خبر میں سچا ہے چنانچہ میں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں بشیر اول کا حلیہ دکھائی دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی سنت رؤیا کے ذریعہ ثابت ہوگئی کہ وہ دو بندوں کو ایک ہی نام کا شریک بناتا ہے۔''

(سر الخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381)

نیز ایک اور جگہ فرمایا:

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ

ہوتا ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 حاشیہ)

پیشگوئی میں جن خوبیوں کا ذکر ہے اور وہ تمام نشانات جن کا خدائے عزوجل نے اپنے مسیح سے وعدہ کیا تھا۔ جس کو نا صرف اپنوں بلکہ غیروں نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا اور اس کی گواہی دی۔ جس نے جلد جلد روحانی و علمی ترقیات کی منازل طے کیں۔

آپ کی ولولہ انگیز قیادت نے نہ صرف جماعت احمدیہ کو مستفیض کیا بلکہ دیگر قوموں نے بھی اس برکت سے حصہ پایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خواب کے ذریعہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب پر منکشف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ چنانچہ آپؓ نے 28 جنوری 1944ء کو قادیان دارالامان میں اپنے خطبہ جمعہ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ پھر آپؓ نے 20 فروری 1944ء کو ہوشیار پور کے مقام پر ایک جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ 12 مارچ 1944ء کو بمقام لاہور جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اس پرشوکت پیشگوئی کے متعلق آپؓ فرماتے ہیں:

’’میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی، میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ خصوصاً مغربی ممالک میں جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا۔ تب جبکہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی میں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج مَیں اِس جلسہ میں اُسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھا لینا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ ’میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں‘ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔‘‘

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 228 تا 229)

آپؓ فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہو گا۔ وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیش گوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے اور میرا خاتمہ رسول کریم ﷺ کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔“

(الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 527)

مَیں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔

آپؓ نے فرمایا کہ ایک پیشگوئی یہ بھی کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو میرے ذریعہ سے پورا کیا۔ اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کو کوئی توجہ نہیں تھی اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔ وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔ نہ ان میں تعلیم پائی جاتی تھی۔ نہ ان کا تمدن اعلیٰ درجے کا تھا۔ نہ ان کی تربیت کا کوئی سامان تھا۔ جیسے افریقن علاقے ہیں کہ ان کو دنیا نے الگ پھینکا ہوا تھا اور وہ صرف بیگار اور خدمت کے کام آتے تھے۔ ابھی مغربی افریقہ کا ایک نمائندہ

(دوران جلسہ تقریر کرتے ہوئے۔ ناقل)
آپ لوگوں کے سامنے پیش ہو چکے ہیں۔
اس ملک کے بعض لوگ تعلیم یافتہ ہیں لیکن اندرون ملک میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کپڑے تک نہیں پہنتے اور ننگے پھرا کرتے تھے اور ایسے وحشی لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ ہزارہا لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ وہاں کثرت سے عیسائیت کی تعلیم پھیل رہی تھی اور اب بھی بعض علاقوں میں عیسائیوں کا غلبہ ہے لیکن میری ہدایت کے ماتحت ان علاقوں میں ہمارے مبلغ گئے اور انہوں نے ہزاروں لوگ مشرکوں میں سے مسلمان کئے اور ہزاروں لوگ عیسائیت میں سے کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ اس کا عیسائیوں پر اس قدر اثر ہے کہ انگلستان میں پادریوں کی ایک بہت بڑی انجمن ہے جو شاہی اختیارات رکھتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ اور اس کی نگرانی کے لئے مقرر ہے۔ اس نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ اس امر کے متعلق رپورٹ کرے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کی ترقی کیوں رک گئی ہے۔ اس کمیشن نے اپنی انجمن کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں درجن سے زیادہ جگہ احمدیت کا ذکر آتا ہے اور لکھا ہے کہ اس جماعت نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا ہے۔ غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے اسلام لا رہی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں تبلیغ کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا ہے اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔"

(ماخوذ از الموعود، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 581 تا 582)

حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی نمایاں خصوصیت کی حامل ہے۔ آپؓ کی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر دن منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمیشہ آپ کے شامل حال رہی۔ آپ کا زمانہ خلافت کامیابی کے لحاظ سے بہت ہی نمایاں دور تھا۔ آپ کے زمانہ خلافت میں جماعت نے بے پناہ ترقی کی۔ آپ کے لگائے ہوئے بیج پھل دار اور تناور درخت بن کر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھلتے پھولتے جا رہے ہیں۔
آپ کی ظاہری اور باطنی برکتوں سے اشاعتِ دین کی مضبوط بنیاد قائم ہوئی اور الٰہی نوشتے پورے ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر سامنے آتی ہے... پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۱ مارچ ۲۰۱۱ء صفحہ ۹)

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے... اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ

کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگوائی گئی ہے۔ مگر اُن روحوں اور اِس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 99 تا 100 مطبوعہ ربوہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز فرماتے ہیں:

"اصل میں یہ تو (یعنی پیشگوئی مصلح موعود) آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی ہے، جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہو گی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔ پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11 مارچ 2011ء صفحہ 9)

پس یہ دن ہمیں بھی اپنی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے ترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خواہشات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور اشاعت دین کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہیں۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں امام وقت کو ماننے کی توفیق دی اور اس کی روحانی برکتوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اگر ہم کوشش کر کے ان سے فائدہ اٹھائیں تو ہم اپنے مقصد حیات کو پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں ان علوم ظاہری و باطنی سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(متفرق مضامین) الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2021۔

تربیت اولاد

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا۔ وَالۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیۡرٌ اَمَلًا۔

ترجمہ: مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

(سورۃ الکھف: 47 ترجمہ: بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اس آیت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد اور مال دے کر آزماتا ہے۔ یہ سب دنیا کی زینت ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں سے بے جا لاڈ پیار کریں گے اور ان کی ہر خواہش کو پورا کرنے کے چکر میں غلط راستے اپنائیں گے تو وہ وقت دور نہیں جب احمدی ماؤں کی گودوں میں پلنے والے بچے مغربی معاشرے سے متاثر ہو کر احمدیت سے دور ہوتے جائیں گے۔ ہمیں اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اور وہ مقصد کیا ہے وہ عبادت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔

ترجمہ: اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں

(سورۃ الذّٰریٰت: 57)

نکاح کی غرض وغائیت

تربیت اولاد کا سلسلہ انسان کی شادی سے قبل ہی شروع ہوجاتا ہے وہ اس لحاظ سے کہ وہ تقویٰ کی بنیاد پر جیون ساتھی کاانتخاب کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ اولاد کی تربیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے اُن خیالات کا اثر ہے جو اُس کی پیدائش سے پہلے اُن کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے۔ پس چاہیے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔ لیکن اگر ہروقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو اسلام کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد ہی ایک حد تک محفوظ رہے۔ اسلام ورثہ میں ملنے والے گناہ کا یہ علاج بتاتا ہے کہ جب مرد وعورت ہم صحبت ہوں تو یہ دُعا پڑھیں بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔ اے خدا ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اُسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔ یہ کوئی ٹونا نہیں۔ جادو نہیں۔ ضروری نہیں کہ عربی کے الفاظ ہی بولے جائیں۔ بلکہ اپنی زبان میں انسان کہہ سکتا ہے کہ الٰہی گناہ ایک بُری چیز ہے اس سے ہمیں بچا اور بچہ کو بھی بچا۔ اُس وقت کا یہ خیال اس کے اور بچہ کے درمیان دیوار ہوجائے گا۔ اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ دعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہوگا اس میں شیطان کا دخل نہیں ہوگا۔ کئی لوگ حیران ہوں گے کہ ہم نے تو کئی دفعہ دعا پڑھی مگر اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جو بتایا گیا ہے۔ مگر ان کے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو وہ لوگ اس دعا کو صحیح طور پر نہیں پڑھتے صرف ٹونے کے طور پر پڑھتے ہیں۔ دوسرے سب گناہوں کا اِس دُعا سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لیے ہے۔ ورثہ کے گناہ کے بعد کے گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اُس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریم ﷺ نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہوسکتا تو رسول کریم ﷺ یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اُسی وقت سے تربیت کا وقت شروع ہوجانا چاہیے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لیے

پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی اور وہ اس طرح کہ فرمادیا کہ بچہ جب پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔ اذان کے الفاظ ٹو نے یا جادو کے طور پر بچہ کے کان میں نہیں ڈالے جاتے۔ بلکہ اس وقت بچہ کے کان میں اذان دینے کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔ اذان کے علاوہ بھی رسول کریم ﷺ نے بچوں کو بچپن ہی سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے۔ اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے حدیثوں میں آتا ہے، امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپؐ نے ان کو فرمایا: کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔ کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت اڑھائی سال کے قریب ہوگی۔ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ ارد گرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کر تا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پروا نہیں کرتے۔ یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔

حدیث میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں امام حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو رسول کریم ﷺ نے اُن کے منہ میں انگلی ڈال کر نکال لی جس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے۔ نہ کہ دوسروں کے لیے بوجھ بننا۔ غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزندِ ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ جو بہت سی خداداد اور موعودہ خصائل و عادات لے کر پیدا ہوئے تھے، نے اپنی اولاد کی تربیت کے جو رنگ اختیار فرمائے اس بارہ میں آپؓ کے ارشاداتِ عالیہ کا ایک مرقع بطور نمونہ پیشِ خدمت ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے والدِ ماجد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندازِ تربیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

یتیم سے حسنِ سلوک

ایک دن میرے ساتھ دو تین لڑکیاں صحن میں ایک گھریلو کھیل (آنکھ مچولی) کھیل رہی تھیں۔ مجھے کسی بات پر غصہ آیا اور میں نے ان میں سے ایک کے منہ پر طمانچہ مارا۔ عین اسی وقت اباجان مغرب کی نماز پڑھ کر صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ آپ نے مجھے طمانچہ مارتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ سیدھے میرے پاس آئے مجھے پاس کھڑا کر کے اس لڑکی کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مبارک نے تمہارے منہ پر طمانچہ مارا ہے تم اس کے منہ پر اسی طرح طمانچہ مارو۔ وہ لڑکی اس کی جرأت نہ کر سکی۔ بار بار کہنے کے باوجود اس نے میرے منہ پر طمانچہ نہیں مارا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ اس کا باپ نہیں اس لئے تم جو چاہو کر سکتے ہو؟ یاد رکھو کہ میں اسکا باپ ہوں۔ اگر تم نے آئندہ ایسی حرکت کی تو میں سزا دوں گا۔ (یہ ایک یتیم لڑکی تھی جس کو اباجان نے اپنی کفالت میں لیا ہوا تھا) یتیموں سے حسن سلوک ان کی عزت اور احترام کا سبق تھا جو میں کبھی نہیں بھولا۔ میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی۔ یہ لکھتے ہوئے بھی وہ نظارہ مجھے یاد ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 5 جنوری 1995ء)

کھانے کے آداب

اباجان کے ساتھ کھانا کھانا بھی تربیت اور اعلیٰ اخلاق کا موجب بنا۔ دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے سب بچوں پر نظر رکھتے کہ جب ڈش سے کھانا نکالا ہے تو کیا اپنے سامنے والے حصہ سے نکالا ہے یا نہیں۔ لقمہ منہ میں ڈال کر منہ بند کر کے کھانا چبایا ہے یا نہیں۔ کھاتے وقت منہ سے آوازیں تو نہیں نکلتیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ صابن سے دھوئے تھے یا نہیں۔ غرض کوئی پہلو بھی آپ کی نظر سے اوجھل نہ تھا۔ بعض دفعہ میں حیران ہوتا تھا کہ خود تو کھاتے ہوئے ڈاک بھی دیکھتے جاتے ہیں۔ خطوط پر نوٹ بھی لکھتے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی لقمہ منہ میں ڈالتے ہیں۔ نظر بھی نیچی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ہماری ہر حرکت پر بھی نظر ہے۔ بہت کم خوراک تھی۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ آپ اتنا کم کھاتے ہیں تو میں بھی کم کھانا کھایا کروں۔ میں نے آدھا پھلکا (پھلکا ہمارے گھروں میں بہت کم آٹے کی پتلی سی روٹی کو کہتے ہیں) کھانا شروع کیا۔ ایک دن مجھے فرمانے لگے کہ میں ایک ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ تم بہت کم کھانا کھاتے ہو۔ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ تم ابھی بچے ہو۔ تمہاری نشوونما کی عمر ہے اس عمر میں پیٹ

بھر کر کھانا چاہئے۔تھوڑا کھانا تمہارے قویٰ پر مضر اثر کرے گا۔تمہارے پر بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ان کو کیسے اٹھا سکو گے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 5 جنوری 1995ء)

پڑھائی کی نگرانی

ہائی سکول کی پرائمری کی چار کلاسیں مکمل کرنے کے بعد آپ نے مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا۔مدرسہ احمدیہ میں انگریزی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ایک دن کھانے پر بیٹھے ہوئے انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ پڑھتے ہوئے مجھے کہا کہ انگریزی زبان پر عبور بھی ضروری ہے۔تم کو کھیلوں میں دلچسپی ہے۔آج سے تم مجھ سے اخبار لے لیا کرو۔اس کے جس صفحہ پر کھیلوں کی خبریں ہوتی ہیں وہ پڑھنا شروع کرو اور پھر آہستہ آہستہ اخبار کی باقی خبریں بھی پڑھنی شروع کر دینا۔مجھ سے ہر روز سوال کرتے تھے کہ آج کے اخبار میں کون کون سی کھیلوں کا ذکر ہے؟اس کا کیا نتیجہ نکلا؟کرکٹ کا میچ تھا تو کس نے زیادہ رنز بنائیں؟کس بولر نے زیادہ وکٹیں لیں؟ہاکی کے میچ میں کس کس نے گول کئے وغیرہ؟چند ماہ میں ہی آپ کو تسلی ہوگئی کہ اخبار اچھی طرح پڑھ لیتا ہوں اور سمجھ لیتا ہوں۔

ایک دن فرمانے لگے کہ تمہیں کونسی ناولیں پڑھنے کا شوق ہے۔میں نے کہا کہ جاسوسی کی۔یہ سن کر آپ نے اپنے ذاتی لائبریرین جن کا نام مکرم یحییٰ خان صاحب تھا، کو بلایا اور انہیں کہا کہ مبارک آپ سے اپنی پسند کی کتابیں لے آیا کرے گا اور پڑھ کر واپس کر دیا کرے گا۔آپ کی لائبریری میں سب علوم کی کتب موجود تھیں۔جوں جوں انگریزی زبان میں ترقی کرتا گیا مختلف علوم کی کتب پڑھنی شروع کر دیں۔میری پسند کے مضمون تاریخ، پولیٹکل سائنس اور فلاسفی تھے۔

ایفاءِ عہد

ہر سال جلسہ سالانہ کے بعد آپؓ دو اڑھائی ہفتہ کے لئے بیاس دریا پر شکار کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔جلسہ سالانہ کی مصروفیات جو روزانہ ۱۹ گھنٹے سے کم نہ ہوتی تھیں، کا تقاضہ تھا کہ جلسہ کے بعد کچھ آرام اور صحت مند تفریح بھی ہو جائے۔ایک دن آپ کی طبیعت کچھ خراب تھی۔آپ نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو کہا کہ میں آج دریا پر نہ جاسکوں گا آپ مبارک کو شکار کے لئے لے جائیں۔ہم دریا پر پہنچے اور کشتی میں سوار

تھے کہ ہمارے اوپر سے دو مگ (بڑی مرغابی) اڑتے ہوئے جا رہے تھے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ اگر آپ ان دونوں کو گرا لیں تو میں آپ کو ایک روپیہ انعام دوں گا۔ ڈاکٹر صاحب نے فائر کیا اور وہ دونوں نیچے آگرے۔ شام کو واپس گھر آئے تو میں تو ایک روپیہ کا وعدہ کر کے بھول گیا تھا مگر ڈاکٹر صاحب بھولنے والے نہ تھے۔ دو تین دن کے بعد اباجان کو کہا کہ میاں نے وعدہ کیا تھا کہ میں اگر مگ گرالوں تو مجھے ایک روپیہ انعام دیں گے۔ انہوں نے ابھی تک مجھے روپیہ نہیں دیا۔ جب آپ گھر کے اندر تشریف لائے تو مجھے بلا کر فرمایا کہ تم نے ڈاکٹر صاحب سے جو وعدہ کیا تھا پورا نہیں کیا۔ یہ جائز نہیں یا وعدہ نہ کرو یا پھر اس کو پورا کرو۔ اسی وقت اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر مجھے دیا کہ ابھی جا کر ڈاکٹر صاحب کو یہ دے دو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودات تربیتِ اولاد فرض ہے

''ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں تک اسلام کی تعلیم کو محفوظ رکھتا چلا جائے اور درحقیقت اسی غرض کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ کی انجمن قائم کی ہے تا جماعت کو یہ احساس ہو کہ اولاد کی تربیت ان کا اہم ترین فرض ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکتہ ایسے اعلیٰ طور پر بیان فرمایا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ امر ہر شخص جانتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی اصلاح میں سے مقدم اصلاح لڑکیوں کی ہوتی ہے کیونکہ وہ آئندہ نسل کی مائیں بننے والی ہوتی ہیں اور ان کا اثر اپنی اولاد پر بہت بھاری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو قوم عورتوں کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتی اس قوم کے مردوں کی بھی اصلاح نہیں ہوتی اور جو قوم مردوں اور عورتوں دونوں کی اصلاح کی فکر کرتی ہے وہی خطرات سے بالکل محفوظ ہوتی ہے۔''

(مشعلِ راہ جلد چہارم ص65، از خدام الاحمدیہ پاکستان)

آنے والی نسلوں کی اصلاح کی فکر

''یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر رکھو اور ان کو نصیحت کرو تا کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتا چلا جاوے تا کہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ

کی طرف سے جاری ہوا ہے، ہمیشہ جاری رہے اور ہم اس کام کے پورا کرنے والے ہوں جس کے لئے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کی اولاد پیدا کی گئی ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین"

(مشعلِ راہ جلد چہارم ص 74، از خدام الاحمدیہ پاکستان)

نیک صحبت

"ماں باپ کتنی بھی کوشش کریں کہ ان کا بچہ بد اخلاقیوں کے بداثرات سے محفوظ رہے، جب تک بچہ کی صحبت اور مجلس نیک نہ ہو گی اس وقت تک ماں باپ کی کوشش بچوں کے اخلاق درست کرنے میں کارگر اور مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔۔۔ بچپن کی بد صحبت ایسی بد عادات بچے کے اندر پیدا کر دیتی ہے کہ آئندہ عمر میں ان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا ہے۔"

(الازہار لذوات الخمار، از لجنہ اماء اللہ پاکستان ص 160)

بہت احتیاط کی ضرورت ہے

"میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصّے سنائیں۔ اُن کے سامنے ہر گز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خُلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔۔۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو۔ اپنے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔

ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہوتی ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا برے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اِس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔"

(الفضل قادیان 10۔ ستمبر 1913ء)

تین بنیادی عادات

''محنت کی عادت، سچ کی عادت اور نماز کی عادت ان (بچوں) میں پیدا ہو جائے۔ اگر یہ تین عادتیں ان میں پیدا کر دی جائیں تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے، سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔''

(مشعلِ راہ جلد چہارم ص 61، از خدام الاحمدیہ پاکستان)

بچوں کو نماز باجماعت کا پابند کرو

''پس نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابندہ خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے

لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 652)

بچوں کے خونی اور قاتل

''بڑا آدمی اگر خود باجماعت نماز نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جاسکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابلِ علاج نہیں رہے۔''

(الازہار لذوات الخمار، مرتبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ 168)

نتیجہ ضرور نکلے گا

''نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ جس طرح ایک بیمار جسم محض یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے وہ روٹی نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے نہیں بچ سکتا کہ وہ بیمار ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتا۔ باوجود اس کے کہ ایک شخص بیمار ہے اور کھانا نہیں کھا سکتا، مثلاً اس کے گلے میں ورم ہو گیا ہے یا جبڑا اُجڑ گیا ہے یا معدہ غذا کو اپنے اندر رکھ نہیں سکتا یا غذا کو انتڑیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے یا منہ کی طرف سے باہر پھینک دیتا ہے یا کوئی رسولی پیدا ہو گئی ہے یا سرطان ہو گیا ہے اور غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ قے ہو جاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر جاتی نہیں یا انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں یا پچتی نہیں۔ پھر بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں۔ اس لئے کہ روٹی کے بغیر انسانی جسم بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا وہ مرے گا۔ بعض لوگ عدم فرصت کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ وجہ جائز ہے اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں۔ وجہ جائز ہو یا ناجائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 651)

بچوں کو خوش مزاج بنائیں

''بچوں کو خوش اخلاق بنانا چاہیئے۔ خوش مزاج بنانا چاہئے۔ پھر اچھے اخلاق میں تحمل مزاجی بھی ہے۔ تو بچپن سے ہی ماں باپ کو اس طرف توجہ کی

ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جن کو اگر نہ کیا جائے تو بچوں کو جو رونے کی اور ہر وقت بلاوجہ ریں ریں کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، وہ ختم ہو جاتی ہے۔ مثلاً بچہ کے دودھ یا کھانے کا وقت ہے، ماں کام کر رہی ہے، بچہ دودھ یا کھانا مانگتا ہے، ماں کہتی ہے ٹھہرو، میں یہ کام ختم کر لوں، تمہیں دیتی ہوں۔ اب بچہ شاید دو منٹ تو صبر کر لے پھر وہ رونا شروع ہو جائے گا۔ بعض دفعہ اتنی چیخم دوڑ ہوتی ہے کہ لگتا ہے کہ آفت آ گئی ہے۔ تو پھر جب دو تین دفعہ اس طرح ہو تو بچہ سمجھ جاتا ہے کہ اب میں نے جو چیز بھی مانگنی ہے، جو کام بھی کرنا ہے اور جو کام کروانا ہے، بغیر روئے کے نہیں ہو سکتا۔ اس طرح بچہ کے اخلاق پر آہستہ آہستہ اثر ہو رہا ہوتا ہے اور وہ غیر محسوس طریقہ سے غصہ اور ضد کے اثر میں پروان چڑھ رہا ہوتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 ستمبر 2004ء ص3)

عدمِ تربیت تباہی لاتی ہے

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کی قوت قدسیہ سے اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لاکھوں نیک لوگ پیدا کئے۔ لیکن دوسرے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا کرنا عورت کا کام تھا کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انسان تھے اور انہوں نے ایک دن فوت ہو جانا تھا۔

پس پہلا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا ابو بکر ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ پہلا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا عمر ایک عورت ہی پیدا کر سکتی تھی۔ پہلا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا عثمان ایک عورت ہی پیدا کر سکتی ہے۔ پہلا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا لیکن دوسرا علی ایک عورت ہی پیدا کر سکتی ہے۔ اور جب انہوں نے پیدا نہ کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ تباہی آ گئی۔ عدل جاتا رہا۔ انصاف قائم نہ رہا اور چاروں طرف ظلم ہی ظلم ہونے لگا۔ آخر مسلمانوں کی اگلی نسل کیوں بگڑی؟ کیا ان کے بگاڑنے کے لئے جہنم سے شیطان آئے تھے؟ وہ اس لئے بگڑے کہ عورتوں نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور انہوں نے اپنی اولاد کو ایسی تعلیم نہ دی جس کے ماتحت وہ اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے والے ہوتے۔"

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صفحہ 96-97)

بُری عادت سے ٹوکنا چاہئے

"مجھے ایک دوست کا احسان اپنی ساری زندگی میں نہیں بھول سکتا اور میں جب بھی اس دوست کی اولاد پر مشکل پڑی دیکھتا ہوں تو میرے دل میں ٹیس اٹھتی ہے اور ان کی بہبود کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ ۱۹۰۳ء کی بات ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی کرم دین والے مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور میں مقیم تھے۔ وہ دوست جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، مراد آباد یو۔ پی کے رہنے والے تھے اور فوج میں رسالدار میجر تھے۔ محمد ایوب ان کا نام تھا۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے کے لئے گورداسپور آئے تھے۔ انہوں نے دو باتیں ایسی کیں جو میرے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔ دلّی میں رواج تھا کہ بچے باپ کو تم کہہ کر خطاب کرتے تھے۔ اسی طرح بیوی خاوند کو تم کہتی۔ لکھنؤ وغیرہ میں "آپ" کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ گھر میں ہمیشہ تم تم کا لفظ سنتے رہنے سے میری عادت بھی تم کہنے کی ہو گئی تھی۔ یوں تو میری عادت تھی کہ میں حتی الوسع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرنے سے کتراتا تھا لیکن اگر ضرورت پڑ جاتی اور مجبوراً مخاطب کرنا پڑتا تو تم کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ چنانچہ مجھے اس دوست کی موجودگی میں آپؑ سے کوئی بات کرنی پڑی اور میں نے تم کا لفظ استعمال کیا۔ یہ سن کر اس دوست نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور مجلس سے ایک طرف لے گئے اور کہا "میرے دل میں آپ کا بڑا ادب ہے لیکن یہ ادب ہی چاہتا ہے کہ آپ کو آپ کی غلطی سے آگاہ کروں۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے وقت کبھی بھی تم کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ آپ کے لفظ سے مخاطب کریں ورنہ آپ نے پھر یہ لفظ بولا تو جان لے لوں گا۔" مجھے تو تم کا لفظ استعمال کرتے رہنے کی وجہ سے تم اور آپ میں کوئی فرق محسوس نہ ہوتا تھا بلکہ میں آپ کی نسبت تم کے لفظ کو زیادہ پسند کرتا تھا اور حالت یہ تھی کہ آپ کا لفظ بولتے ہوئے مجھے بوجہ عادت نہ ہونے کے شرم سے پسینہ آ جاتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ کہنا جرم ہے۔ مگر اس دوست کے سمجھانے کے بعد میں آپ کا لفظ استعمال کرنے لگا اور ان کی اس نصیحت کا اثر اب تک میرے دل میں موجود ہے۔"

(سوانح فضلِ عمرؓ جلد اول ص 90-91)

غلط روش کی نشان دہی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کی تربیت کے لئے غلط روش کی نشان دہی کو ضروری قرار دیتے ہوئے اپنا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

''میں نے لاہور آنے پر یہاں بعض لڑکوں کو نکٹائی لگاتے دیکھا اور میں نے بھی شوق سے ایک نکٹائی خرید لی اور پہننی شروع کر دی۔ گورداسپور میں ایک دوست میجر محمد ایوب صاحب مرحوم مجھے پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور کہنے لگے 'آج آپ نے نکٹائی پہنی ہے تو کل ہم کنچنیوں کا تماشا دیکھنے لگ جائیں گے کیونکہ ہم نے تو آپ سے سبق سیکھنا ہے۔ جو قدم آپ اٹھائیں گے ہم بھی آپ کے پیچھے چلیں گے' یہ کہہ کر انہوں نے مجھ سے نکٹائی مانگی اور میں نے اتار کر ان کو دے دی۔''

(سوانح فضلِ عمر جلد اول ص 19)

غلطی کی اصلاح کی کوشش

''لوگ ابتداء میں اپنی اولادوں کی تربیت کی فکر نہیں کرتے اور اگر کوئی کہے تو اس سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ہر شخص اپنے لڑکے کو معصوم سمجھتا ہے۔ دوسرے کے لڑکے کے متعلق تو وہ کوئی بات سن بھی لیتا ہے لیکن اپنے لڑکے کے متعلق کوئی بات نہیں سن سکتا۔ بلکہ اگر کوئی کہے تو الٹا اسے ڈانٹنا شروع کر دیتا ہے کہ آپ پہلے اپنے بچے کی خبر لیں۔۔۔ بجائے اس کے کہ وہ خوش ہوں کہ کسی نے میرے لڑکے کی بیماری کا پتہ دے دیا ہے، اُلٹا لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ طریق نہایت نامناسب ہے۔ ہماری جماعت کے ہر شخص کا فرض ہے کہ بچوں اور نوجوانوں کے اخلاق کی درستی کے لئے کوشاں رہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 17۔ ستمبر 1961ء)

نونہالانِ جماعت کو نصائح

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جماعت کے بچوں کی تربیت کے لئے اشعار اور نظم کی صورت میں جو نصائح فرمائیں وہ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ان میں سے ایک ایک شعر اپنے اندر نصیحت و اخلاص کے سبق لئے ہوئے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نمونوں اور ہدایات وارشادات کے مطابق اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کوئز لجنہ اماء اللہ فن لینڈ

اللہ کے فضل سے فروری کے مہینے میں تعلیم ڈیپارٹمنٹ کو یہ موقع ملا کہ وہ ایک بک کوئز منعقد کر سکیں۔ اس مقابلے کی تفصیلی رپورٹ آپ کے ساتھ شئیر کی جا رہی ہے۔

گزشتہ کچھ مہینوں سے بک ریڈنگ کلاس میں لجنہ اماء اللہ فنلینڈ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب «پردہ» پڑھ کے سنائی جا رہی ہے۔ کتاب کے پہلے سو صفحات مکمل ہونے پر ایک مقابلہ رکھنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ مقابلے کا اعلان بک ریڈنگ کلاس میں دسمبر میں ہی کر دیا گیا تھا تا کہ لجنات اپنی تیاری شروع کر دیں۔ جنوری کے مہینے میں مجالس کی صدران کو نوٹس بھیجا گیا بک کوئز کی سب ہدایات کے ساتھ۔ یہ مقابلہ فنلینڈ کی مجالس کے درمیان ہوا۔ ہر مجلس سے تین لجنات پر مشتمل ایک ٹیم تیار کی گئی۔ جن کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

ٹیم ہیلسنکی مجلس

مکرمہ عافیہ مصور صاحبہ
مکرمہ ریحانہ نسرین صاحبہ
مکرمہ سیدہ قراۃ العین صاحبہ

ٹیم اسپو مجلس

مکرمہ سدرہ شوکت صاحبہ
مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ
مکرمہ قراۃ العین مدثر صاحبہ

ٹیم ترکو مجلس

مکرمہ عدیلہ عزیز صاحبہ
مکرمہ تنزیلہ حنیف صاحبہ
مکرمہ نصرت حبیب صاحبہ

ٹیم آل فنلینڈ:

مکرمہ سعدیہ اسد صاحبہ
مکرمہ سعدیہ شہزاد وڑائچ صاحبہ
مکرمہ صبغتہ النور صاحبہ

مقابلے کے دو ہفتے قبل لجنات کو بک ریڈنگ کلاس میں سب ہدایات صحیح طریقے سے سمجھائیں گئی اور ان کے سوالوں کے جواب دیے گئے تا کہ مقابلے میں بہترین طریقے سے حصہ لیا جا سکے۔

8 فروری کو منگل کے دن شام 5:30 بجے مقابلے کا آغاز ہوا تلاوتِ قرآنِ کریم سے۔ مقابلہ تین راؤنڈز پر مشتمل تھا۔ ہر ٹیم کی سب لجنات سے ایک ایک سوال پوچھا گیا۔ پہلے راؤنڈ میں کسی بھی ٹیم کو نہیں نکالا گیا تا کہ لجنات زیادہ سے زیادہ نمبر اکٹھا کر سکیں۔ فائنل راؤنڈ میں ٹیم ہلسنکی اور ٹیم اسپو کا مقابلہ ہوا پوزیشن کچھ اس طرح رہی

اوّل ٹیم اسپو مجلس

دوم ٹیم ہیلسنکی مجلس

سوم ٹیم ترکو مجلس

حوصلہ افزائی ٹیم آل فنلینڈ

الحمد للہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ سب شاملین نے پروگرام کو بہت پسند کیا۔ اختتامی دعا کیلیئے نیشنل صدر صاحبہ فنلینڈ سے درخواست کی گئی۔ صدر صاحبہ نے جیتنے والی ٹیم کو مبارکباد دی اور سب ٹیمز کی محنت اور لگن کو سراہا اور ہمیں نصیحت فرمائی کے جو بھی ہم نے اس کلاس میں سیکھا ہے اس پر ضرور عمل کریں اور اپنے پردے کے معیار کو بہتر سے بہتر بنائیں۔

پردہ احمدی مسلمان عورت کی پہچان ہے اور ہمارے ارد گرد پھیلے ہوئے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور اپنے پردے اور اعمالوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ سب اللہ تعالی کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اس لیے ہمیں ہمیشہ اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔

آمین۔

جزاک اللہ

تعلیم ڈیپارٹمنٹ

نیشنل سیکرٹری کنزا محمود

نتائج خطبہ جمعہ کوئز

کوئز لجنہ اماءاللہ فن لینڈ

از خطبہ جمعہ 2 جنوری 2022

اول: مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دوم: مکرمہ مہک چوہدری صاحبہ

سوم: مکرمہ ماریہ زمل صاحبہ

کوئز لجنہ اماءاللہ فن لینڈ

از خطبہ جمعہ 21 جنوری 2022

اول: مکرمہ عافیہ مصور صاحبہ

دوم: مکرمہ ریحانہ نسرین صاحبہ

سوم: مکرمہ ندا الرحمان صاحبہ

کوئز لجنہ اماءاللہ فن لینڈ

از خطبہ جمعہ 28 جنوری 2022

اول: مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دوم: مکرمہ ریحانہ نسرین صاحبہ

سوم: مکرمہ سیدہ سندس شہر بانو صاحبہ

اجلاس لجنہ اماءاللہ ایسپو، ترکو مجلس و دیگر شہر از خطبہ جمعہ 14 جنوری 2022

اول: مکرمہ سیدہ سندس شہر بانو صاحبہ

دوم: مکرمہ قراۃ العین مدثر صاحبہ

سوم: مکرمہ صبغتہ النور صاحبہ

اجلاس لجنہ اماءاللہ ہیلسنکی مجلس

از خطبہ جمعہ 14 جنوری 2022

اول: مکرمہ ریحانہ نسرین صاحبہ

دوم: مکرمہ منزہ ظفر صاحبہ

سوم: مکرمہ سیدہ قراۃ العین صاحبہ

اجلاس لجنہ اماءاللہ تامپرے مجلس

از خطبہ جمعہ 14 جنوری 2022

اول: مکرمہ نمرہ مقبول صاحبہ

دوم: مکرمہ کنزہ محمود صاحبہ

The great Musleh Maud prophecy

Allah the Almighty says in the Holy Qur'an:

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

"and thou wilt never find a change in the way of Allah."

(Al-Ahzab, Verse 63)

It is the practice of Allah that whenever there is darkness in the world He reveals His light upon it. In this era too, Allah the Almighty sent the Promised Messiah (Peace be upon him) in accordance with His promises and then helped Islam through His messenger and blessed him with countless signs and promises which were fulfilled and are being fulfilled in their own time. One among the many great signs is the Musleh Maud prophecy. This great prophecy in itself is a great heavenly sign of truth. It was fulfilled word for word through the blessed existence of Hazrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad Sahib, the son of the Promised Messiah (Peace be upon him).

Anything that He says that He would definitely do,
That thing is never deferred - this is what Godhood is!
(Precious Pearls - Durre Sameen)

The revealed words of the prophecy

First prophecy

بِاِلْهَامِ اللهِ تَعَالٰى وَاِعْلَامِهٖ عَزَّوَجَلَّ

"God the Merciful, the Noble, the High, the Exalted, Who has power to do all that He wills (glory be to Him and exalted be His name), has vouchsafed to me the following revelation:

"I confer upon thee a Sign of My mercy according to thy supplications. I have heard thy entreaties and have honored thy prayers with My acceptance through My mercy and have blessed this thy journey. A sign of power, mercy, nearness to Me is bestowed on thee. A Sign of grace and beneficence is awarded to thee and thou art granted the key of success and victory. Peace on thee, O victorious one. Thus does God speak so that those who desire life may be rescued from the grip of death and those who are buried in the graves may emerge therefrom and so that the superiority of Islam and the dignity of God's word may become manifest unto the people and so that the truth may arrive with all its blessings and falsehood may depart with all its ills, and so that people may understand that I am the Lord of Power, I do whatever I will, and so that they may believe that I am with thee, and so that those who do not believe in God and deny and reject His religion and His Book and His Holy Messenger Muhammad, the chosen one (on whom be peace) may be confronted with a clear sign and the way of the guilty ones may become manifest.

"Rejoice, therefore, that a handsome and pure boy will be bestowed on thee. Thou wilt receive a bright youth who will be of thy seed and will be of thy progeny. A handsome and pure boy will come as your guest. His name is Emmanuel and Bashir. He has been invested with a holy spirit

and he will be free from all impurity. He is the light of Allah. Blessed is he who comes from heaven. He shall be accompanied by grace (Fazl) which shall arrive with him. He will be characterized with grandeur, greatness and wealth. He will come into the world and will heal many of their disorder through his Messianic qualities and through the blessings of the Holy Spirit. He is the Word of Allah for Allah's mercy and honor have equipped him with the Word of Majesty. He will be extremely intelligent and understanding and will be meek of heart and will be filled with secular and spiritual knowledge. He will convert three into four (of this the meaning is not clear). It is Monday, a blessed Monday. Son, delight of heart, high ranking, noble; a manifestation of the First and the Last, a manifestation of the True and the High; as if Allah has descended from heaven. His advent will be greatly blessed and will be a source of manifestation of Divine Majesty. Behold! a light cometh, a light anointed by God with the perfume of His pleasure. We shall pour our spirit into him and he will be sheltered under the shadow of God. He will grow rapidly in stature and will be the means of procuring the release of those held in bondage. His fame will spread to the ends of the earth and peoples will be blessed through him. He will then be raised to his spiritual station in heaven. This is a matter decreed."

"Your house will be filled with blessings and I shall perfect My favours unto you and you will have a large progeny from blessed women, some of whom you will find hereafter, and I will cause a great increase in your progeny and will bless it; but some of them will die in early age and your progeny will spread greatly in different lands. Every branch

of your collaterals will be cut off and will come to an end soon through childlessness.٢٠٤ If they do not repent, God will send chastisement after chastisement upon them, until they are completely wiped out. Their houses will be filled with widows and God's wrath will descend upon their walls. But if they turn to God, He will turn to them in mercy. God will spread your blessings about and will revive a ruined house through you and will fill a fearful house with blessings. Your progeny will not be cut off and will flourish till the end of days.

God will maintain your name with honour till the day when the world comes to an end and will convey your message to the ends of the earth. I shall exalt you and shall call you to Myself but your name will never be erased from the face of the earth. It will so happen that all those who seek to humiliate you, and are determined to cause you to fail and wish to ruin you will themselves be frustrated and will die in failure and frustration. But God will grant you complete success and will grant you all that you desire. I will cause an increase of your true and sincere friends and shall bless their lives and their properties and they will grow in number and they will prevail over the other Muslims—who are jealous of you and are hostile to you—till the Day of Judgment. God will not forget your supporters and will not lose sight of them and they will have their reward according to the degree of their devotion. You are to me as the prophets of Bani Isra'il [Israelites] (that is: You resemble them as a reflection). You are to Me as My Unity. You are of Me and I am of you. The time is approaching, indeed it is near, when God will put your love in the hearts of kings and nobles till they will seek blessings from your garments. O you who deny and who oppose the truth, if you are in doubt concerning My servant, if you deny the grace and bounty

that I have bestowed upon My servant, then produce some true Sign concerning yourselves like this Sign of mercy, if you are truthful. If you are unable to produce it, and be sure you will never be able to produce it, then be mindful of the Fire which has been prepared for the disobedient, the liars and the transgressors."

(Announcement 20 February 1886)

In this glorious prophecy, the birth of a great son was announced. It was not a promise of an ordinary child, but Allah the Almighty announced the birth of a promised son who would be the epitome of spiritual perfection. He would leave behind a lofty name and an expanding work not only in his life but also in the world to come. Which was to convey the basic teachings of the true religion to the corners of the earth.

Hazrat Musleh Maud (May Allah be pleased with him) said:

"Nations opposed us, countries opposed us, governments opposed us, but Allah sided with us, and whoever has Him cannot be harmed by the governments, empires or kingdoms. Do not think that it is me who is speaking right now. I am not speaking at this time, but God is speaking through my tongue. Whoever raises his voice against the religion of Islam in front of me, whoever stands against me, he will be humiliated, he will be disgraced, he will be destroyed. But Allah will, with great honour, lay a foundation for the development and support of Islam through me. I am a human being, I may die today and I may die

tomorrow, but I can never fail in the purpose for which God has sent me."

"I am indeed the testimony of the Musleh Maud prophecy."

(Anwarul Ulum, Page 17)

The Promised Messiah (Peace be upon him) said in his Arabic composition 'Sarrul Khilafah':

"I had a young son named Bashir whom Allah caused to die while he was still a suckling babe. Those who are righteous and cultivate the fear of Allah, look only to Allah as being the Best and Eternal. At that time I received a revelation from my Lord: "We shall return him to you out of Our grace." Similarly, the mother of this child saw in a vision that Bashir has come and says that I shall cling to you with great strength and shall not part from you quickly. After this revelation and vision Allah the Almighty bestowed upon me a second son. Thereupon, I knew that this is that same promised Bashir and that Allah the Almighty is true in His promise and thus, I gave this child the same name Bashir, and in his physical body I see the silhouette of the first Bashir. Hence, it is confirmed by Allah that He makes two persons partners in name."

(Ruhani Khazain, Volume ٨)

The Promised Messiah (Peace be upon him) stated at another

occasion:

"God has informed me: "I shall raise for thy Jamaʻat one from thy progeny and shall honour him with My revelation and nearness. Truth will flourish through him and a large number of people accept him." So wait for those days. And you should remember that one is recognized only when one›s time comes. And it is possible that before such a time one may appear to be an ordinary person; or because of some deceptive thoughts, one may even be regarded as objectionable; just as one who is destined to be perfect, is at one time, only a drop of semen or clot of blood in the womb."

(The Will, Page ٨)

The qualities mentioned in the prophecy and the signs promised by Allah the Almighty were not only seen by the members of the community but also observed and testified by others. Not only did the Jama'at gain blessings from his powerful leadership, but many other nations as well. In a dream, Allah the Almighty informed Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (May Allah be pleased with him) that he is indeed the prophesied Musleh Maud. In the Friday Sermon of ٢٨ January 1944 he announced that in Qadian. Then, on ٢٠ February 1944 in a convention in Hoshiarpur Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (May Allah be pleased with him) notified again that he is the Musleh Maud. On 12 March ١٩٤٤ in an address in Lahore he declared:

"I swear by the One God—who is the Subduer, swearing falsely in whose name is the deed of the cursed and the one who fabricates against Him cannot escape from His punishment— that, God informed me, in this

city of Lahore, at ١٣ Temple Road, at the house of Advocate Sheikh Bashir Ahmad, that I am indeed the fulfilment of the Musleh Mauood prophecy. And I am indeed that Musleh Mauood through whom Islam will reach the corners of the earth and the Unity of God will be established in the world."

(Al Fazl, 15 March 1944, Page 2)

At another occasion, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (May Allah be pleased with him) said:

"I confess, under the permission of Allah and His revelation, that the Promised Son who was to come into the world under the prophecies of the Holy Prophet (Peace be upon him) and the Promised Messiah (Peace be upon him), and about whom it was destined that Islam and the name of the Holy Prophet will spread to the corners of the world and its existence will have glorious signs of God Almighty, is indeed me. And through me the prophecies of the Promised Messiah (Peace be upon him) have been fulfilled regarding one Promised Son. Remember, I am not claiming any qualities for myself. I am only a sign of God›s power and Allah has made me a means to establish the glory of the Prophet Muhammad (Peace be upon him) in the world. More than that, I have no claim and I am not happy to have claimed. All my happiness is in the fact that my soil can be used as a fertilizer in the field of the Prophet Muhammad (Peace be upon him) and may Allah be pleased with me and may my end come while I am in the effort to establish the religion of the Holy Prophet (Peace be upon him)."

(Al-Mauood, Anwarul Ulum, Volume 17, Page 527)

Hazrat Musleh Maud (May Allab be pleased with him) also states that it was prophesied that he shall cause the rescue of prisoners, which was fulfilled through him. Firstly, in such a way that Allah the Almighty guided the nations to which the Muslims had no attention and they were in a very low and degraded condition. They lived like prisoners as there was no education, nor was there civilization, nor did they have ways of proper upbringing. Like the African regions that were ostracised by the world and used only for labour and other services. A representative from West Africa (speaking during the meeting) has just appeared before you. Some people of this country are educated but there are many people in the country who do not even wear clothes and used to walk around naked and out of such savage people by the grace of Allah Almighty thousands of people entered Islam through me. Christianity was widely spread there and in some parts is still dominated by Christians, but under my guidance, our missionaries went to these areas and they converted thousands of people from Atheism to Islam and also converted thousands of people from Christianity to Islam. It has such an effect on Christians that there is a large association of clergy in England which has elite authority and is appointed by the government to preach and oversee Christianity. This association has set up a commission to report on why Christianity has slowed down in West Africa. The report submitted by the commission to its association mentions Ahmadiyyat in more than a dozen places and states that this community has stopped the growth of Christianity."

(Anwarul Ulum, Volume 17, Pages 582-581)

The life of Hazrat Musleh Maud is full of significant characteristics.Every moment and every day of his life is a living proof that the support of God Almighty has always been with him. His era was a very significant period in terms of progress and achievement. During his time, the Jamaat made tremendous progress. The seeds he planted become fruitful and vigorous trees and continue to flourish over time. The life of Hazrat Mosleh Mo›ud has a significant feature. Every moment and every day of your life is a living proof that the support of God Almighty has always been with you. Your time was a very significant period in terms of Khilafah success. During his time, the Jamaat made tremendous progress. The seeds you plant become fruitful and vigorous trees and continue to flourish over time. Your blessings, both that were apparent and hidden, laid a strong foundation for the propagation of the religion and fulfilled the divine prophecies.

Hazrat Khalifatul Masih V (May Allah be his Helper) said in one of his Friday Sermons:

“It is our task to try and be ‘Musleh’ in our own spheres and spread Islam with our knowledge, our word and our deed. We should pay attention towards reformation of the self, reformation of our children and reformation of society. We should try our utmost to spread the message in the world, the font of which was the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be on him). If we spend our lives with this consideration, we will be honouring the dues of Musleh Maud Day,

otherwise ours will be hollow speeches. May God enable us to do so"

(Friday Sermon ١٨ February ٢٠١١)

The Promised Messiah (Peace be upon him) states:

"This is not just a prophecy. Indeed, it is a grand heavenly Sign which Almighty God has shown for demonstrating the truth and greatness of the noble, compassionate and merciful Prophet, Muhammad, the Chosen One, peace and blessings of Allah be on him and his people. This Sign is hundreds of times greater and better and more perfect and more exalted and more complete than bringing a dead person back to life. To bring a dead one to life merely means to bring a spirit back to life by supplication to God…the possibility of which many critics question…. In this instance, God the Almighty has, through His great grace and benevolence and through the blessings of Hadrat Khatamul-Anbiya' [the Seal of the Prophets], peace and blessings of Allah be upon him and his people, by accepting the supplications of this humble one, promised to send such a blessed spirit whose manifest and hidden blessings will spread throughout the earth. It might on the surface appear like bringing to life a dead person but this Sign is hundreds of times better than reviving a dead. Only the soul of the dead is revived through supplication and here, too, a soul has been sought through supplication. But what a tremendous difference there is between those souls and this soul."

(Announcement of Monday, March 1886 ,22, Majmu'a–e-Ishtiharat, vol. 1, pp. 115 -114])

Beloved Huzoor (May Allah be his Helper) explained in his Friday

Sermon that although the details of this prophecy, which is associated with the second phase of Islam, came through the Promised Messiah (on whom be peace) but it is based on what the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be on him) said ١٤٠٠ years ago and this prophecy is not meant to highlight the Promised Messiah (on whom be peace), rather, it is a sign of glory of his master, the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be on him) and is to promote and raise the banner of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be on him). The supportive signs for the Promised Messiah (on whom be peace) are in fact meant to heighten the splendour of the Prophet (peace and blessings of Allah be on him) that there is a Living God of Islam and a living Prophet (peace and blessings of Allah be on him).

(Friday Sermon 18 February 2011)

Thus, this day also makes us realise our responsibilities and focus on using our abilities. It is our duty to adapt our lives according to the wishes of the Promised Messiah (Peace be upon him) and always strive for the propagation of Islam. We are very fortunate that Allah the Almighty has enabled us to follow the Imam of the time and we are benefiting from his spiritual blessings. If we try to benefit from them, we will achieve our purpose in life. May Allah Almighty enable us to adapt and take in all of these enlightenments. Ameen.

(Al Fazl 21 February 2021, Miscellaneous articles